السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ کا ذکر باجماعت بیک آواز کرنا، جس طرح صوفیاء کرتے ہیں اور آخر میں وہ چیز پڑھنا جسے ہمارے ہاں مراکش میں ''عمارہ'' کہا جاتا ہے، اس کے علاوہ مسجدوں، گھروں اور تقریبات میں بیک زبان اجتماعی تلاوت قرآن کرنا۔ ان سب کا کیا حکم ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور ''عمارہ'' پر ختم کرنا، یا مسجدوں، گھروں، تقریبات اور غمی پر آواز ملا کر قرآن مجید کی تلاوت کرنا، ہماری معلومات کے مطابق اس کی کوئی شرعی دلیل نہیں ہے جس پر اعتماد کر کے اس انداز کو شرعی قرار دیا جاسکے۔ صحابہ کرام شریعت کے انتہائی پابند تھے، لیکن ان سے اس قسم کا کوئی عمل منقول نہیں۔ اسی طرح تابعین اور تبع تابعین نے بھی ایسا کوئی عمل نہیں کیا۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اسوہ پر ہی عمل کیا جائے اور رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے دین کے مطابق نہیں وہ مردود ہے۔''

نیز ارشاد نبوی ہے:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

!مسند احمد ۲/۲۵، ابوداؤد حدیث: ۵۰۶۸۔ نسائی ۸/۲۸۷، ابن حبان حدیث: ۲۴۵۶۔ مستدرک حاکم ۱/۵۱۷

چونکہ مذکورہ بالا عمل رسول اللہ کی سنت سے ثابت ہے، نہ کسی صحابی نے یہ عمل کیا ہے۔ لہٰذا یہ عمل بدعت ہے اور مذکورہ احادیث کے تحت آتا ہے۔ لہٰذا سے قبول نہیں کیا جاسکتا۔ اس طرح کا کوئی کام کر کے اجرت لینے کا بھی یہی حکم ہے۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ دارالسلام

### ج 1

### محدث فتویٰ